REGD No. L-5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۱۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

بدھ، شنبہ ۲۱ رجب ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰ر

جلد ۴۸/۱۳ ۳۱ صلح ۱۳۳۸ھش ۳۱ جنوری ۱۹۵۹ء نمبر ۲۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۰ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت عام کمزوری اور سردی کی شدت کے باعث بالعموم ناساز رہتی ہے۔ اس کے باوجود حضور اہم دینی کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت یاب کرے اور اپنے فضل سے پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین

ورزشی کھیل اخلاقی، ذہنی اور جسمانی تربیت کا ایک اہم ذریعہ ہیں

کھلاڑی اس سہ گونہ تربیت سے فائدہ اٹھا کر قوم و ملک کی بہترین خدمت بجا لا سکتے ہیں

آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ میں ملک کے نامور کھلاڑیوں سے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا افتتاحی خطاب

ربوہ ۳۰ جنوری۔ کل صبح یہاں پہلے آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے اپنے افتتاحی خطاب میں اس امر پر زور دیا کہ ورزشی کھیل اخلاقی، ذہنی اور جسمانی تربیت کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔ آپ نے فرمایا ہمارے ملک کے کھلاڑی اس سہ گونہ تربیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی زندگی کو کامیابی سے ہمکنار کر کے ملک و قوم کی بہترین خدمت سرانجام دے سکتے ہیں

اس عظیم الشان ٹورنامنٹ کا افتتاح تعلیم الاسلام کالج کے باسکٹ بال گراؤنڈ میں (جو جدید قواعد کے مطابق خاص اہتمام سے تیار کیا گیا ہے۔ اور ہر لحاظ سے مکمل ہونے کے باعث پاکستان کے بہترین گراؤنڈز میں شمار ہوتا ہے۔) صبح سوا نو بجے کے قریب عمل میں آیا۔ افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جس کے بعد تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال کے صدر مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب نے ایک مختصر سی تقریر میں ربوہ میں باسکٹ بال گیم کی ترویج اس کی ترقی اور متعدد باسکٹ بال گراؤنڈز کی تعمیر پر روشنی ڈالی۔ اور اس خیال کا اظہار کیا کہ آل پاکستان بنیادوں پر منعقد ہونے والا یہ عظیم الشان ٹورنامنٹ اس علاقے میں اس اہم کھیل کو مزید فروغ دینے کا باعث ہوگا۔ بعد ازاں آپ نے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سے ٹورنامنٹ کا افتتاح فرمانے کی درخواست کی۔

انسانی زندگی میں کھیلوں کی اہمیت

محترم صاحبزادہ صاحب نے ٹورنامنٹ میں شریک ہونے والی مشہور و معروف ٹیموں کے نامور کھلاڑیوں اور دیگر حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا انسانی زندگی میں کھیلوں کو اپنے فائدے کے لحاظ سے ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کھیلیں اپنی ذات میں انسان کی ذہنی اور جسمانی تربیت کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔

آپ نے فرمایا جہاں تک اخلاقی تربیت کا تعلق ہے کھیل کے میدان سے ہمیں ایک بڑا سبق یہ ملتا ہے کہ کسی ناروا اقدام سے فائدہ اٹھا کر ہم دوسروں کو ان کے جائز حقوق سے محروم نہیں کر سکتے کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم پوری دیانتداری سے اپنی اہلیت کا مظاہرہ کر کے اپنے آپ کو اس کے حصول کا مستحق ثابت کریں۔ جس طرح کھیل میں ہمارے کردار کا جائزہ لینے کے لئے ریفری مقرر ہوتے ہیں۔ اسی طرح زندگی کے کھیل میں بھی سب سے بڑا ریفری ہر آن ہماری نگرانی کرنے اور ہم کو ہمارے کئے کا بدلہ دینے کے لئے موجود ہے اور وہ ہم سب کو پیدا کرنے والا لیجئے ہمارا خدا ہے۔ اگر ہم کھیل سے یہ ایک سبق حاصل کر کے اس کے مقتضیات پر پورا اترنے کا عزم کر لیں۔ تو ہماری اخلاقی تربیت کے لئے یہ کافی اور بسا کافی ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے تقریر جاری رکھتے ہوئے مزید فرمایا۔ ذہنی تربیت کے اعتبار سے کھیلوں کا ایک اہم فائدہ یہ ہے۔ کہ ان کی مدد سے انسان میں توجہ مرکوز کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ جس طرح ہر کھلاڑی کے لئے ضروری ہے کہ وہ جیتنے کے لئے اپنی توجہ کو تمام تر کھیل میں ہی مصروف رکھے۔ اسی طرح زندگی کے ہر میدان اور ہر شعبہ میں انسان کے لئے لازمی ہے کہ وہ پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کرے۔ اس کے بغیر ترقی اور کامیابی کی امید عبث ہے۔

اسی طرح جسمانی تربیت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کھیلیں جسمانی قوتوں کے باہمی توازن کو برقرار رکھنے میں مدد دیتی ہیں۔ اور ان قوتوں کی متوازن کیفیت ہی صحت کہلاتی ہے اسی طرح خود کھیلوں میں بھی توازن کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ یعنی نہ انسان انہی کا ہو رہے۔ اور ان سے بکلی اجتناب اختیار کرے۔ بلکہ مناسب حد تک ان میں حصہ لے کر انہیں بھی کردار سازی کا ایک ذریعہ بنائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی بقا اور اس کی ارتقا کا مدار توازن پر رکھا ہے اسی لئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وضع المیزان یعنے ہر چیز میں توازن کی کیفیت رکھی گئی ہے

میدان زندگی کے شہسوار

اس موقعہ پر آپ نے خاص طور پر کھلاڑی حضرات کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اخلاقی ذہنی اور جسمانی تربیت کے لحاظ سے کھیلوں کی اہمیت بھی مسلّم ہے۔ آپ اس تربیت کو صرف کھیل کے میدان تک ہی محدود نہ سمجھیں بلکہ جسطرح کھیل کے میدان میں آپ آگے نکلنے اور سبقت لیجانے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ربوہ میں آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا پہلا روز

متعدد میچوں میں پنجاب اور پاکستان کے منتخب کھلاڑیوں کی شرکت

ربوہ ۲۹ جنوری۔ آج یہاں تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال کلب کے زیر اہتمام آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے پہلے روز چار میچ ہوئے۔ پہلا میچ وائی ایم سی۔ اے باسکٹ بال کلب لاہور اور بمبئے سپورٹس کلب کراچی کے درمیان ہوا جس میں بمبئے سپورٹس کلب ۳۷ کے مقابلہ میں ۴۶ پوائنٹس سے کامیاب رہا۔ دوسرا میچ پولیس لاہور اور ٹی آئی کلب کے مابین کھیلا گیا۔ اس میں میدان ۲۰ کے مقابلہ میں ۶۷ پوائنٹس سے پنجاب پولیس کی ٹیم رہی۔ تیسرے میچ میں نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور اور فرینڈز کلب سرگودھا کی ٹیمیں ایک دوسرے کے مدمقابل تھیں۔ اس میں این ڈبلیو آر کی ٹیم ۲۱ کے مقابلہ میں ۵۷ پوائنٹس سے کامیاب رہی۔ علاوہ ازیں ایک میچ زراعتی کالج اور گورنمنٹ کالج لائل پور کے درمیان بھی ہوا۔ اس میں جیت زراعتی کالج کی رہی۔ اس نے ۱۹ کے مقابلہ میں ۷۳ پوائنٹ حاصل کئے۔ لائل پور کلب کی ٹیم نہ پہنچ سکی تھی۔ اس لئے برادرز کلب لاہور اور وائی ایم سی۔ اے لاہور کے ساتھ اس کے

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ جنوری ۵۹ء

روسی منکرِ خدا کی لاف زنی

(۲)

روس یا امریکہ مصنوعی سیارول کو ہی لے لیجئے۔ جہاں تک انسان کے سائنسی علم کا تعلق ہے۔ یہ کامیابی بہت بڑی نظر آتی ہے۔ اور کانا دجال جس کو صرف دنیاوی آنکھ دی گئی ہے۔ اور دینی آنکھ سے محروم ہے۔ وہ اپنی اس ترقی کو کائنات کی حکمتوں کے سامنے رکھ کر موازنہ کرنے سے عاری ہوتا ہے۔ اگر مسٹر خدائیف اپنی ہی سائنس کے دوسرے انکشافات کو ہی زیرِ غور لاتا۔ تو وہ ایسا بڑا بول نہ بول سکتا۔ وہ ذرا غور کرتا تو اس کو معلوم ہو جاتا۔ کہ اس کے موجودہ سے بھی ہزاروں بلکہ کروڑوں گنا طاقت والے سپتنک کی حیثیت بھی ایک شہاب ثاقب کے برابر نہیں ہے۔ جو ان گنت تعداد میں فضا اور خلا میں قدیم سے تیر رہے ہیں۔ چاند اور دیگر سیاروں کو تو جانے دیجئے۔ اگر روسیوں اور امریکنوں نے مادہ کے تھوڑے سے ٹکڑے کو ہوائی طاقت کے ذریعہ فضا یا خلا میں بھیج دیا ہے تو غور طلب امر یہ ہے۔ کہ صرف قدرتی شہاب ثاقب کے ایک ٹکڑے کے مقابلہ میں ہی انہوں نے کون تیر مار لیا ہے۔ صانع کائنات کو وہ طنز بنا رہا ہے۔ اس سے بڑی جہالت اور کیا ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ایک سو سال ہوا جو شہاب خود روس میں گرا تھا۔ اس کا وزن بھی کئی ہزار ٹن ہے اور اس کے گرنے سے جو زلزلہ پیدا ہوا تھا۔ اس کے آثار اب تک موجود ہیں۔

ایک خدا پرست کے لئے تو یہ طریق استدلال کافی پر معنے ہے۔ لیکن جب کہ ہم نے کہا ہے ایک مادہ پرست ذہنیت جو تجربات اور مشاہدات کی عادی ہو چکی ہوتی ہے۔ اور جس کی عقل صرف مظاہرات کے دام میں گرفتار ہو کر رہ جاتی ہے۔ اس کو اپیل کرنے کے لئے کیا ذرائع ہیں جو استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ خود حضرت موسےٰ علیہ السلام اور فرعون کی مثال میں اس کا جواب موجود ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ ایسے حالات میں اپنی قدرت نمائی دکھاتا ہے۔ فرعون کے پاس اس وقت کی تقریباً تمام مادی طاقتیں موجود تھیں۔ یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو خدا کہتا تھا۔ لیکن ہوا کیا؟ دریا یا سمندر کی ایک موج نے اس کو دن کے وقت تارے دکھا دیئے۔ اس کی تمام طاقتیں دھری کی دھری رہ گئیں بیشک وہ تو نجات حاصل نہ کر سکا۔ لیکن ہزاروں انسانوں نے اللہ تعالےٰ کی اس قدرت نمائی کا مشاہدہ کیا۔ اور اللہ تعالےٰ کی طاقت کا انہیں قائل ہونا پڑا۔ کیونکہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی قدرت نمائی کے سامنے فرعون کی قوتوں کے لشکر ہیچ ہو کر رہ گئے۔

اس سے ظاہر ہے کہ آج بھی ایسی ہی "قدرت نمائی" کی ضرورت ہے۔ یہ بہت ممکن ہے کہ اس زمانے کے مسٹر خدائیف جیسے فرعون اور نمرود پہلے فرعونوں اور نمرودوں کی طرح اس "قدرت نمائی" سے بھی فائدہ نہ اٹھائیں اور وہ اپنے غرور اور زعم کی قبروں میں ہی دفن ہو کر رہ جائیں۔ لیکن خلق خدا اس سے ضرور متمتع ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ہمارا علی وجہ البصیرت ایمان ہے۔ کہ اس زمانہ میں بھی اللہ تعالےٰ نے اپنی "قدرت نمائی" کا سامان کیا ہے۔ اور ہم نے اپنی آنکھوں سے ایسے معجزات دیکھے ہیں۔ اور ان کو اسی طرح محسوس کیا ہے۔ جس طرح اللہ تعالےٰ کے چاند اور سیاروں ستاروں اور سورج کو دیکھتے اور محسوس کرتے ہیں۔

روس اور امریکہ کے مصنوعی سیاروں کو اور ان کی حرکات کو تو صرف بڑے بڑے سائنسدان ہی جن کے پاس ان حرکات کو دیکھنے کے آلات موجود ہیں دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی "قدرت نمائی" کو ہر ایک دیکھ سکتا ہے صرف تھوڑی سی بصیرت کی ضرورت ہے۔ تاکہ وہ جو کچھ بصارت سے دیکھتا ہے۔ اسکو کما حقہ دیکھ سکے۔

یہ "قدرت نمائی" قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی ان پیشگوئیوں سے ظاہر ہوتی ہے۔ جو مسیح الدجال کے خروج اور مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کے متعلق ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ان پیشگوئیوں کے دونوں پہلو اپنی پوری شان کے ساتھ اس زمانہ میں نمایاں ہو چکے ہیں۔ مسیح الدجال اپنی پوری مادی قوتوں کے ساتھ میدان میں نکلا ہوا ہے۔ دوسری طرف مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق اللہ تعالےٰ کی "قدرت نمائی" کا ایسا مظاہرہ کیا ہے۔ کہ انسان حیرت زدہ رہ جاتا ہے۔ آپ نے اللہ تعالےٰ کی راہ نمائی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی پیشگوئیوں کو اس زمانہ کے مطابق ایسے واضح تفصیلی اور غیر مبہم طریق سے پیش کیا ہے۔ کہ جن کی صداقت سے انکار کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آپ نے روس کے متعلق فرمایا تھا کہ ع

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

یہ اس وقت کہا گیا تھا جب زار کے دردناک انجام کا وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا مگر مسٹر خدائیف صرف اس ایک واقعہ پر غور کرے۔ تو اس کو خدا تعالےٰ کی "قدرت نمائی" کا عرفان حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ تو بالخصوص روس کے متعلق ہے لیکن اس دجالی زمانہ کے متعلق آپ کی مشہور پیشگوئی پر غور کرنے سے اللہ تعالےٰ کے ہاتھ کا احساس اس طرح ہو سکتا ہے۔ جس طرح مسٹر خدائیف کو اپنے مصنوعی سیاروں کی حقیقت کا بھی شائد احساس نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ پیشگوئی کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے ناپاک کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی۔ کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے۔ نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷)

یہ پیشگوئی جس طرح پوری ہو رہی ہے وہ ساری دنیا کے سامنے ہے۔ مسٹر خدائیف اور دوسرے دجالی پرزے یقیناً اس کی زد میں ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس طرح اپنی "قدرت نمائی" دکھا رہا ہے۔

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۵۹ء

مورخہ ۱۷ تا ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ چالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۱۷، ۱۸، ۱۹ شہادت ۱۳۳۸ھش مطابق ۱۷ تا ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء بروز جمعہ ہفتہ، اتوار بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

اسلامی معاشرہ

تقریر مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب برموقع جلسہ سالانہ ۵۸ء

(قسط نمبر ۳)

تعزیر و قصاص کی اہمیت

قصاص کو جو اہمیت اسلامی معاشرہ میں دی گئی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں قصاص اور تعزیری کارروائی دونوں کو معاشرہ کی سلامتی اور زندگی کا بہت بڑا ضامن قرار دیا گیا ہے۔ فرماتا ہے :-

ولکم فی القصاص حیوۃ یا اولی الالباب۔

(سورۃ البقرہ : ۱۷۹)

سود اسلامی معاشرہ کی روح کے منافی ہے

(۱۲) بارھویں علامت کا تعلق معاشرہ کے اقتصادی توازن اور بہبود سے ہے۔ جس کے لئے بیت المال قائم کیا گیا ہے۔ یہ مالی نظام اسلامی معاشرہ کا اہم شعبہ ہے۔ قوانین زکوٰۃ و عشر اور احکام صدقہ و کفارہ و فدیہ وغیرہ سے بیت المال کو اس قابل بنایا گیا ہے۔ کہ غریب طبقہ کو اٹھانے میں مدد دے۔ اور تقسیم ورثہ سے مال و دولت کو چکر دیا گیا ہے کہ وہ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں جا کر مختلف افراد کو اٹھنے کا موقعہ دیتی رہے جبکہ سود کی حرمت چند ہاتھوں میں افزائش دولت کی مانع ہے اسی طرح ذخیرہ اندوزی یعنی دولت کو بیکار صورت میں جمع کرنا منع ہے۔ جوئے وغیرہ کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ تا بغیر محنت کے جو کسب معاش کا اصل ذریعہ ہے، یونہی اتفاقی طور پر کوئی فرد دوسرے سے اپنی چالاکی کے ذریعہ اس کا مال اچک نہ لے۔ یہ پابندیاں ثروت و دولت کے چند ہاتھوں میں ناواجبی طور پر جمع ہونے میں بڑی روک ہیں۔ علاوہ ازیں سود وغیرہ کی حرمت جذبۂ ہمدردی بنی نوع انسان کے زندہ رکھنے میں ممد ہے۔

اس تعلق میں جو امر خاص طور پر قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ اسلامی معاشرہ کی بنیاد چونکہ تزکیۂ نفس، شفقت اور ہمدردی خلق خدا پر مبنی ہے۔ اس لئے سود وغیرہ کی اس معاشرہ میں کوئی گنجائش نہیں۔ جس کا خمیر رحمت سے اٹھایا گیا ہے۔ اور جس سے تعلق رکھنے والوں کا یہ وصف بیان ہوا ہے :-

رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ

سود کا وجود ایسے معاشرہ میں درحقیقت اس جذبۂ رحمت کی نفی کرنے والا ہے۔ دونوں آپس میں ضدین کی طرح واقع ہیں۔ معاشرۂ اسلامی کی فضاء قطعاً سود کے لئے سازگار نہیں اور نہ سود کو اس فضاء کے ساتھ سازگاری ہے جس کے افراد رُحَمَآءُ بینھم کے وصف سے متصف ہوں۔ اور نہ انفرادی افزائش دولت کے وسائل اس روحِ ایثار و قربانی کے مطابق ہیں جو اسلام اپنے افراد میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں جہاں کہیں سود کی حرمت کا ذکر ہوا ہے وہاں بغیر استثناء اس کے ساتھ ہی معاً پہلے یا بعد زکوٰۃ و صدقہ کی تلقین کھلے الفاظ میں فرمائی گئی ہے۔ قرآن مجید میں ایسی آیتیں سات جگہ وارد ہوئی ہیں۔ سورۃ بقرہ، سورۃ آل عمران، سورۃ النساء اور سورہ روم میں اور ہر صورۃ میں بالتکرار سود کی حرمت اور صدقہ و زکوٰۃ کا مضمون پہلو بہ پہلو ہے۔ اور زکوٰۃ اور صدقات کا حکم اس نیک وعدے کے ساتھ ہے کہ یہ تمہارے لئے بابرکت ہوگا۔ اور وہ یعنی سود تمہارے لئے برکت کا موجب نہ ہوگا۔ اور نہ وہ اسلامی معاشرہ کی طبیعت کے موافق ہے۔ چنانچہ میں یہ آیات پڑھ کر سنا دیتا ہوں :-

(ا) سورۃ بقرہ آیت ۲۷۵ میں سود کی حرمت کے ذکر سے پہلے فرماتا ہے :-

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

اور اس تسلسل میں "حُرِّمَ الرِّبٰوا" کے الفاظ سے سود کی حرمت کا ذکر کرنے کے بعد فرماتا ہے :-

یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ کُلَّ کَفَّارٍ اَثِیْمٍ ۝

یعنی "اللہ سود کو مٹائے گا اور صدقات کو بڑھائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کسی کافر اور گنہگار سے محبت نہیں کرتا"

(ب) سورۂ آل عمران آیت ۱۳۱ میں فرماتا ہے :-

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَۃً وَّاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

اور اس کے بعد انفاق فی سبیل اللہ اور احسان کا ذکر یوں کرتا ہے :-

وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝

(ج) اسی طرح سورۂ نساء میں باوجود مخالفت کے قوم یہود کی سود خوری اور لوگوں کے اموال باطل ذرائع سے کھانے کا ذکر کرنے کے بعد راسخ فی العلم اور مومنوں کی شان بیان فرماتا ہے :-

وَالْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوۃَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اُولٰٓئِکَ سَنُؤْتِیْھِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝

(المائدہ : ۱۶۳)

(د) سورہ روم آیت ۳۹ میں فرماتا ہے :-

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ۔ ذٰلِکَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْہَ اللّٰہِ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

یعنی "قریبی کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو بھی۔ یہی بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہی لوگ بامراد ہونے والے ہیں"

اس کے بعد فرماتا ہے :-

وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَا فِیْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰہِ وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوۃٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْہَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝

مذکورہ بالا تمام آیات کے سیاق سے روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ سود اسلامی معاشرہ کے تقاضاؤں کی ضد واقع ہوا ہے۔ اس لئے اس کی فضاء قطعی طور پر اسے برداشت نہیں کر سکتی۔ نہ وہ اس کی روحِ تعاون و ایثار کے موافق ہے جو اسلام افراد میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ آل عمران کی جس آیت کا حوالہ دیا گیا ہے یعنی "لَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَۃً" اس کے بعد فرماتا ہے :-

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝

(۱۳۳ - ۱۳۴)

ان دونوں آیتوں میں رحمت و مغفرت کی دعوت اور اس کا وعدہ دیتے ہوئے ایک ایسی جنت عطا کئے جانے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جس کی وسعت زمین و آسمان کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ اسلامی معاشرہ کا یہ وہی ماحول ہے جس میں سودی کاروبار کے لئے جو خود غرضی پر مبنی ہے کوئی جگہ نہیں اور نہ باطل ذرائع افزائش دولت اس رحمت کے ماحول کے موافق ہیں۔ فرماتا ہے :-

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَۃً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْکُمْ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا ۝

(النساء : ۳۰)

اسلامی مالی نظام کی ہمہ گیر برکات

سود کی حرمت اور زکوٰۃ و صدقات وغیرہ کا نظام قائم کرنے سے اسلامی معاشرہ کو قطعاً کسی قسم کا خسارہ نہیں ہوا، بلکہ اس معاشرہ کی ثروت و دولت بڑھی اور اس کے مبارک نظام کے نتائج تمام عالم کی اقوام نے مشاہدے کئے۔ اور اس کی برکات سے صدیوں فائدہ اٹھایا گیا۔ چنانچہ عیسائی مستشرقین اور ہندوستان کے غیر متعصب مصنفین کی بکثرت شہادتیں موجود ہیں کہ اس معاشرہ سے تعلق رکھنے والوں نے اپنی آنکھوں سے

اپنے آقا کی یہ پیشگوئی مشاہدہ کی:۔

یفیض المال ولترین الرجل۔ یملأ کفہ من ذھب او فضۃ یطلب من یقبلہ فلا یجد احداً یقبلہ منہ۔

یعنی "مال ضرورت سے زیادہ آئے گا۔ جیسے بند توڑ کر پانی آنے لگتا ہے۔ اور تم یقیناً دیکھو گے کہ آدمی سونا چاندی مٹھی میں لئے نکلے گا۔ اور تلاش کرے گا۔ کہ کوئی اسے قبول کرے۔ مگر کوئی قبول کرنے والا نہ ملے گا"۔

چنانچہ وہ وقت آیا جب مال دولت کی کثرت نے صحرائے عرب کے امیر و غریب کا فرق یکسر مٹا دیا۔ غلاموں اور پسماندوں کو غلامی اور پسماندگی سے اٹھا کر آقا اور دولت مندوں کے پہلو بہ پہلو کھڑا کیا۔ وہ وقت آیا جب معاشرہ اسلامیہ میں غریب و محتاج ڈھونڈے نہیں ملتا تھا۔ جو صدقہ قبول کر سکے۔ مال و دولت کی اتنی کثرت ہوئی۔ کہ شمار سے باہر تھی۔ یہ اموال محض غنیمت سے نہیں۔ جو جنگی نقصانات جان و مال میں بطور تلافی اور تاوان ہر فاتح مفتوح سے وصول کرتا آیا ہے، اور اب بھی کرتا ہے یہ بہتات اور فراوانی مسلمانوں کو لوٹ کھسوٹ سے نہیں۔ رعایا پر ظلم و تشدد سے نہیں۔ استعماری اور سیاسی ہتھکنڈوں سے نہیں، بلکہ زکوٰۃ، عشر اور صدقات سے جو ہر ذی استطاعت مسلمان خوشی نفس سے اور جزیہ کی آمد سے جو ایک ذمی برضا و رغبت خود معاشرہ اسلامیہ کا فرد ہوتے ہوئے حکومت اسلامیہ کو ادا کرتا تھا۔ یہ فراوانی تجارت و صنعت اور ہر قسم کی حرفت اور وسائل کسب کو فروغ دینے سے حاصل ہوئی۔ اور رعایا کے تمام طبقات میں ان مالوں کی عادلانہ اور منصفانہ تقسیم نے تمام افراد کو مالا مال کر کے معاشرہ میں دولت کے لحاظ سے جو نشیب و فراز تھا، برابر اور یکساں کر دیا۔ جس سے صحرائے عرب بقعۂ امن و امان بنا۔ اور اس فراوانی نعمت میں صحرائے عرب کی خصوصیت نہ تھی۔ بلکہ جہاں بھی پرچم اسلام لہرایا، وہاں اس کے زیر سایہ ہر قائم کردہ معاشرہ کی حالت تونگری کا یہی عالم تھا۔ شام و مصر، عراق، قسطنطنیہ، تونس، الجزائر، سسلی، اٹلی اور سپین بلکہ فرانس تک اور ادھر مشرقی بلاد سے لے کر جزائر غرب الہند تک جہاں کہیں بھی اسلامی حکومت قائم ہوئی۔ اس کے ظل ہمایوں میں تمام رعایا بلا اختلاف مذہب و ملت خوش حال اور خوش بخت ہوئی۔

حضرت آدم سے یہ وعدہ تھا:۔

ان لک الا تجوع فیھا ولا تعریٰ ۝ وانک لا تظمؤا فیھا ولا تضحیٰ ۝

(طٰہٰ: ۱۱۸)

"تو زمین میں بھوکا نہیں رہے گا۔ اور نہ ننگا رہے گا۔ اور تجھے نہ پیاس رہے گی اور نہ تو دھوپ میں جلے گا"۔ اور اسلام نے تمام دنیا کو بقعۂ جنت بنا دیا۔

غیر مسلم مورخین کی شہادت

مشہور عیسائی مصنف جرجی زیدان شبلی شمیل، اور فرانسیسی مصنف سدیو (Sedillot) گبن، اور گستاولوبان وغیرہ نے اعداد و شمار کی بناء پر اس حقیقت کا اقرار کیا ہے۔ صرف ایک حوالہ پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔ جو شبلی شمیل کی مشہور عربی تصنیف "النشوء والارتقاء" کے صفحہ ۳۵۲ سے ماخوذ ہے۔ اس کا اردو ترجمہ یہ ہے:۔

"موسیٰؑ کی شریعت مادی اور عملی ہے۔ مگر وہ نامکمل۔ عیسیٰؑ کی شریعت اگرچہ وہ حکمت و نصیحت کی اصولی باتیں ہیں مگر مجملاً اس کی نظر دنیا کی زندگی کی نسبت صرف روحانی عالم تک ہی محدود رہی۔ اس کے برعکس محمد (صلعم) کی شریعت سوشل یعنی وہ اجتماعی نظام ہے۔ جو عملی مادی، قانونی اور حقیقی ہے۔ اور جب تک مسلمان اس پر عمل پیرا رہے۔ ان کی دنیا سنورتی اور وہ اس میں اپنے زمانہ میں دوسری قوموں پر سبقت لے گئے"۔

معاشرہ اسلامیہ کا یہ ایک خارق عادت اعجاز تھا۔ اس کا ظہور کس طرح پر ہوا؟۔ جبر و اکراہ کے وسائل سے نہیں۔ جور و جفا سے نہیں، افراد کی آزادی کچلنے سے نہیں، سیاسی چالوں سے نہیں۔ بلکہ "من اثر السجود" اس فرمانبرداری سے جو اسلامی شیرازہ سے تعلق رکھنے والے محمد رسول اللہ صلعم کے ساتھیوں نے جن کے اوصاف بیان کئے جا چکے ہیں۔ آپ کے دئے ہوئے ضابطۂ شریعت پر عمل پیرا ہو کر، دین و دنیا کی مال و دولت اور برکات حاصل کیں۔ اور جیسا کہ وعدہ کیا گیا تھا، اس معاشرہ کی کمزوریاں پاکیزہ تعلیم و تربیت سے دور کی گئیں

کزرع اخرج شطأہ فآزرہ فاستغلظ فاستوی علیٰ سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار وعد اللہ الذین آمنوا و عملوا الصالحات منھم مغفرۃ و اجراً عظیماً

(الفتح۔ آیت آخری)

اور معاشرہ کے تمام افراد کو اجر عظیم دیا گیا۔

موجودہ زمانہ میں اسلامی معاشرہ کے وجود کا فقدان اور اسکے اسباب

لیکن احباب! یہ سارا قصہ پارینہ ہے اور اس کے دوہرانے سے کیا حاصل؟ وہ معاشرہ اسلامیہ اب کہاں ہے۔ جس کا مختصر خوبصورت خاکہ آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ یہ سوال ہمارے سامنے ہے اور جب کہ ہمارے مبلغین اسلام سے متعلق ہر سوال کا جواب مغربی دنیا کو اطمینان بخش صورت میں دیتے ہیں۔ مگر ایک تلخ حقیقت کی موجودگی میں جو ہر ایک کو نظر آتی ہے، اس تلخ سوال کا جواب نہیں دے سکتے کہ ایسا اسلامی معاشرہ فلاں جگہ ہے۔ کیونکہ وہ ہر جگہ مفقود اور ناپید ہے۔ یہ کہنا کہ ہمارا معاشرہ کسی وقت ایسا ایسا تھا۔ یہ ویسی ہی بات ہے کہ ہم میں سے کوئی کہے کہ ہمارے ماموں جان کے فلاں زمانہ میں اتنے باغ تھے اور ان کے اصطبل میں سینکڑوں کوتل گھوڑے جہاد فی سبیل اللہ کے لئے ہر وقت موجود رہتے تھے مانا کہ اسلام نے تیرہ سو سال قبل دنیا کو ایک مکمل ضابطۂ حیات دیا۔ جس کی برکت سے انہوں نے اور غیروں نے برکتیں پائیں اور یہ بھی مانا کہ مسلمانوں نے اپنے معاشرہ کے اندر اور باہر اپنے تعلقات اس قسم کے استوار کئے کہ ہر شے ان کے لئے خیر و برکت کا موجب ہوئی۔ زمین سے پیوند جوڑا آبپاشی کا ایسا اعلیٰ انتظام کیا کہ سارے عرب و عراق کی بنجر زمینوں نے جیسا کہ گستاولوبان لکھتا ہے۔ ان کے لئے سونا اگلا۔ یہ بھی مانا کہ زمین کی پاتال تک پہنچے اور زمین کی گہرائیوں سے اپنا تعلق قائم کیا۔ اور اس کے خزانے نکالے جیسا کہ سدیو فرانسیسی مصنف اس بارہ میں رطب اللسان ہے کہ انہوں نے لوہا خراسان کی کانوں سے، سیسہ کرمان سے، برتنوں کے روغن اور تیل اور سنگ مرمر طورس کے پہاڑوں سے اور نمک اندران سے حاصل کیا۔ اور اس طرح کان کنی اور صنعت و حرفت کے فنون اور تجارت کے اصولوں کو ترقی دی۔ بے شک یہ درست ہے۔ کہ معاشرہ اسلامی سے تعلق رکھنے والے نیک انسانوں نے اپنا پیوند اللہ تعالےٰ سے بھی مضبوط کیا۔ اور معاشرہ کے اندر اور باہر بھی اپنے تعلقات کو سنوارا اور وہ بر و بحر کے خزانوں اور برکتوں سے مالا مال ہوئے۔ تمدن و تہذیب اور کلچر جس چیز کا نام ہے۔ وہ درحقیقت اسی پیوند اور تعلقات کی صحت و استواری سے ہی وجود پذیر ہوتا ہے۔ جو انسان اپنے ماحول کی ہر شے سے جوڑتا اور اسے مصدر خیر و برکت بناتا ہے۔ اور اگر وہ اپنے ماحول سے تعلقات کاٹتا ہے۔ تو ہر شے اس کے لئے بجائے خیر و برکت کے شر کا موجب بن جاتی ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک زمانہ میں مسلمانوں نے اپنے تعلقات اپنے ضابطۂ حیات کی روشنی میں ہر شے سے درست کئے اور اس میں تمام قوموں پر انکو سبقت حاصل ہوئی۔ ہر انصاف پسند مؤرخ کو اس کا اقرار ہے۔ سی۔ آر۔ داس اپنی کتاب Historical Role of Islam میں لکھتے ہیں:۔

The creed of Islam made peace at home and the martial valne of the Saracans conferred the same blessing on the peoples inhbiting the vast territories from Somerkand to Spain

(Page 20)

"یعنی مسلمانوں نے اپنے وطن میں امن قائم کیا اور اپنی سپاہیانہ بہادری کا جوہر دکھا کر سمرقند سے سپین تک کی اقوام کو وہی برکتیں عطا کیں۔ جو اپنے لوگوں کو دیں"۔

(باقی)

اعانت الفضل

(۱) مکرم محمد افضل صاحب آف نسیم آباد اسٹیٹ کو خدا تعالےٰ نے ۲۲ ۱/۵۹ کو چوتھا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اس خوشی میں مکرم محمد افضل صاحب نے پانچ روپے کی رقم بطور اعانت الفضل ارسال کی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت و عافیت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین بننے کی توفیق بخشے۔ آمین

۲۔ جناب ڈاکٹر محمد نواز خان صاحب ایس سی ویٹرنری ہسپتال رحیم یار خان کی تنخواہ میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے بطور اظہار تشکر پانچ روپے اعانت الفضل کی مد میں عنایت فرمائے ہیں۔ خدا تعالےٰ انہیں آئندہ بھی دینی اور دنیوی ترقیات سے نوازے

(مینیجر الفضل)

میری والدہ مرحومہ

(از مکرم مولوی عطاء محمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ)

خاکسار کی والدہ صاحبہ جن کا نام رحمت بی بی تھا اور عرف عام میں مائی رحمتے کے نام سے مشہور تھیں۔ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۵۹ء بروز ہفتہ سوا چار بجے دوپہر اس جہان فانی سے رحلت فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون وفات کے وقت مرحومہ کی عمر قریباً نوے سال تھی۔ آپ میں بہت سے اوصاف حمیدہ پائے جاتے تھے۔ منجملہ ان کے ایک یہ تھا کہ اگرچہ نماز کی پابندی آپ قادیان آنے سے قبل بھی کرتی تھیں مگر دارالامان کے ماحول میں پہنچ کر آپ نے علاوہ پنجگانہ نمازوں کے تہجد اور اشراق کی نمازیں بھی شروع کر دیں اور جب تک ہوش و حواس قائم رہے بالالتزام ادا کرتی رہیں اور سوائے شاذ و نادر کے ان میں کبھی ناغہ نہیں ہونے دیا۔ دوسرے یہ کہ قرآن کریم کی تلاوت کا خاص جذبہ آپ کے دل میں تھا۔ شروع شروع میں ایک ایک لفظ کر کے آپ نے قرآن کریم کی کئی لمبی لمبی سورتیں یاد کیں۔ قادیان ۱۹۱۲ء میں آپ نے پچپن سال کی عمر میں قاعدہ یسرنا القرآن پڑھا۔ قرآن کریم ناظرہ ختم کیا۔ اور پھر ساری عمر ایسے ذوق اور شوق سے اس کی تلاوت کی جو ہم سب کے لئے باعث رشک تھا۔ حتیٰ کہ جب نظر کی کمزوری کی وجہ سے تلاوت مشکل ہو گئی تو قرآن کریم سامنے رکھ کر بڑی حسرت سے گریہ زاری کیا کرتی تھیں۔

تیسرے یہ کہ حضرت ام المومنین اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آپ کو والہانہ محبت تھی۔ اور اگرچہ قادیان کی رہائش سے قبل بھی آپ کو رویائے صالحہ ہوا کرتے تھے۔ مگر دارالامان کے نور سے منور ہو کر تو ان کی حالت نور علیٰ نور ہو گئی کثرت سے سچی خوابیں آنے لگیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیماری نے طول پکڑا۔ تو ایک دن والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ آج رات میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر شہ نشین پر بیٹھی ہوں۔ ڈیوڑھی کے باہر بہت سی مستورات درس سننے کے لئے آئی ہیں۔ مگر چونکہ ڈیوڑھی پانی سے بھری ہوئی ہے۔ اس لئے اندر داخل ہونے کا کوئی رستہ نہیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ حضرت اماں جان سے دریافت کریں کہ ہم کس رستہ سے آئیں۔ میرے دریافت کرنے پر حضرت ام المومنین نے فرمایا کہ دو محمود کی سیڑھیوں سے اوپر جائیں۔"

اس خواب کے چند ہی روز بعد حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہو گئی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ منصب خلافت پر متمکن ہو گئے فالحمد للہ علیٰ ذالک

تقسیم ملک کے بعد میں نے کئی دفعہ آپ سے عرض کیا کہ قادیان کی واپسی کے لئے دعا کریں۔ مگر ہر دفعہ یہی فرماتی رہیں کہ دعا تو میں بہت کرتی ہوں مگر ہر دفعہ یہی نظارہ دکھایا جاتا ہے کہ قادیان کے راستے میں ایک بہت بڑا ٹھاٹھیں مارنے والا دریا حائل ہے۔ جسے عبور کرنا بہت مشکل ہے۔

چوتھے یہ کہ خیرات کرنے اور اللہ و رسول کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے آپ کا دل فراخ تھا۔ اور اس راہ میں اکثر اپنی ہمت اور طاقت سے بڑھ کر قدم مارا کرتی تھیں۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جب بھی کسی چندہ کی تحریک ہوتی تھی تو اس میں دل کھول کر حصہ لیتی تھیں۔ اپنے ہمسایہ اور دیگر غربا کا اکثر بہت خیال رکھتی تھیں۔ اور کسی سوالی کو خالی نہ جانے دیتی تھیں۔ بلکہ بعض دفعہ اپنے بدن کے کپڑے بھی اتار کر دیدیا کرتی تھیں۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ سخت سردی کے دنوں میں ایک عورت نے آکر سوال کیا تو اپنا پورے بازوؤں کا سویٹر اتار کر اسے دیدیا۔ اور جب کہا گیا کہ آپ کو بھی تو اس کی ضرورت ہے تو فرمایا کہ میں نے اللہ کی راہ میں دیا ہے۔ وہ خود مجھے عطا فرمائے گا۔

پانچویں یہ کہ ہر موقع کے مناسب قرآن کریم اور احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعائیں آپ کو یاد تھیں۔ اور ہر موقع پر مناسب دعا کرنا ان کی زندگی ..... ایک محبوب مشغلہ تھا۔

چھٹے یہ کہ آپ کی طبیعت میں ملنساری کا مادہ بہت تھا۔ زندگی بھر تمام رشتہ داروں اور واقف کاروں سے اپنے تعلقات قائم رکھے۔ اور سب کی شادی اور غم میں برابر کی شریک رہیں۔ بیماروں کی عیادت میں سب سے پیش پیش رہتیں۔ حتی الوسع اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر بھی ان کی تیمارداری کرتیں۔ اور اپنے ہمسایوں کی خانگی ضروریات کو پورا کرنے کا نہ صرف خود خیال رکھتیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی اس کی تحریک و تلقین کرتی رہتی تھیں

غرض آپ کا وجود نافع الناس وجود تھا۔ اور آپ کی وفات سے ہم سب ان کی برکات سے محروم ہو گئے ہیں۔ احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور ہمیں ان کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق بخشے آمین ثم آمین۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ باوجود شدت کی سردی اور کسی قدر ترشح کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مرحومہ کا جنازہ پڑھایا جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے قریباً چار بجے بہشتی مقبرہ قطعہ ۵ میں مرحومہ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ اللّٰھم اغفرھا وارحمھا وادخلھا فی الجنۃ۔ خاکسار عطاء محمد معلم جامعہ احمدیہ ربوہ

اسلام میں توبہ کا مفہوم

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

الفضل ۱۸ جنوری میں مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت ایک نوٹ شائع ہو چکا ہے۔ اس سلسلہ میں بعض اور باتیں پیش کی جاتی ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۂ شوریٰ کی آیت یقبل التوبۃ کے ماتحت فرماتے ہیں۔ توبہ کہتے ہیں ایک طرف سے دوسری طرف رخ کر لینے کو۔ خدا کی معصیت جب کوئی بند کرتا ہے۔ تو اس معصیت سے انسان کا رخ شیطان کی طرف ہو جاتا ہے۔ انسان کی توبہ کے معنے یہ ہوئے کہ شیطان سے منہ پھیر کر خدا کی طرف متوجہ ہوا۔ اور بہیمیت سے ملکیت کی طرف۔

(درس القرآن ص۵۱۶)

اس سلسلہ میں بخاری کی ایک حدیث ہے جس کا یہ منشاء ہے کہ جب انسان سچے دل سے خدا تعالیٰ کے مامور کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے اور اپنے پچھلے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے پہلے گناہوں کی عمارت کو گرا دیتا ہے۔ اور اس طرح وہ تائب خدا کے نیک بندوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ درحقیقت یہ سب معاملہ نیک نیتی اور دینداری پر موقوف ہے۔ ایک شخص جو فی الواقع سچے مذہب اور روحانیت کا متلاشی اور طالب ہے۔ اور گناہوں کی دنیا سے آزاد ہونا چاہتا ہے۔ اگر اسے سچا ہادی اور رہنما مل جائے۔ تو اسلام کہتا ہے کہ اس شخص کی نجات کی صورت ہو سکتی ہے اور وہ گناہوں سے پاک ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے
کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے (درثمین)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توبہ کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ جیسے پانی کو آگ پر رکھ کر کتنا ہی گرم کیا جائے۔ مگر جب وہ ابلے گا اور آگ پر پڑے گا تو اسے بجھا دے گا۔

اسی طرح انسان کو ماء مہین سے پیدا کیا گیا ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ الم نخلقکم من ماء مہین (مرسلٰت پ ۲۹) یعنی کیا ہم نے تمہیں حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا۔ تو ماء مہین کو شیطان اپنی گرمی سے خواہ کتنا ہی گرم کرے۔ اور شیطانی تاثرات کو قبول کرے۔ پھر بھی جب یہ اپنے مولا کریم کے حضور گڑگڑاتے گا اور سچی توبہ سے پیش آئے گا اور اپنی جان کو گداز کرے گا۔ اور اس کا چشمہ ابلے گا تو شیطانی آگ کو اور آگ کے اثر کو ٹھنڈا کر دے گا۔ اور خدا کی آغوش میں آجائے گا۔

پس یاد رکھنا چاہیئے کہ بے شک اسلام میں توبہ کا جو مسئلہ ہے اس سے مراد سچی توبہ ہے۔ صرف منہ کی توبہ اور لفظی توبہ مراد نہیں بلکہ حقیقۃً خدا کا ہو جانا مراد ہے۔ جیسا کہ آیت بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن (سورہ بقرہ پ۱)

یعنی خدا کی نجات اس کو ملے گی جو اپنے وجود کو خدا کے سپرد کر دے گا۔ اور اس کے سارے کام خدا تعالیٰ کے لئے ہو جائیں گے۔

ربوہ ڈیک ٹینس ٹورنمنٹ

زعامت محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ کی طرف سے ڈیک ٹینس (رنگ) ٹورنمنٹ مورخہ ۷-۸-۹ فروری ۵۹ء کو منعقد کروایا جا رہا ہے۔ ربوہ کے وہ کھلاڑی جو اس ٹورنمنٹ میں حصہ لینا چاہیں وہ اپنے اسماء بمعہ ایک روپیہ فیس داخلہ خاکسار یا سعید احمد متعلم تھرڈ ایئر تعلیم الاسلام کالج کو پہنچا دیں۔ داخلہ کی آخری تاریخ چار فروری ہے۔

(عبدالمنان زعیم حلقہ دارالصدر ج)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

صرف تین ماہ باقی ہیں !

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل ۵۹ء کو ختم ہو رہا ہے یعنی صرف تین ماہ باقی ہیں۔ اس عرصہ میں حصہ آمد کے موصی احباب کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اپنی سال رواں کی آمدنی کا حصہ وصیت ۳۰ اپریل تک پورے کا پورا ادا کر دیں۔ تا کہ ۳۰ اپریل تک تمام رقوم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ہو جائیں اور اس سال کی ایک پائی بھی ان کے ذمہ بقایا نہ رہ جائے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو جائیں

اس طرح حصہ آمد کے جن موصی اصحاب کے ذمہ سالہائے گذشتہ کے بقائے ہیں۔ اور انہوں نے ان بقایوں کو بالاقساط ادا کرنے کی مہلت لے کر پھر بھی بے قاعدگی اور غفلت کی ہے۔ ان کا فرض یہ بھی ہے کہ سال رواں کا پورا حصہ آمد ادا کرنے کے ساتھ حسب وعدہ بقایوں کی واجب اقساط کو بھی ۳۰ اپریل تک ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ وصیت کا بقایا کسی صورت میں بھی قابل معافی نہیں ہے وصیت منسوخ ہو سکتی ہے لیکن اس کا بقایا معاف نہیں ہو سکتا۔ اس لئے حصہ آمد کے بقایا دار موصی احباب کو اپنے بقایوں کو صاف کرنے کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے بے شک یہ ایک معاہدہ ہے۔ لیکن اگر نیت اور ارادہ کو لیا جائے تو اللہ تعالیٰ ایسے معاہدوں میں جو اس کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کئے جائیں کامیابی کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا اجتماعی وقار عمل

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام مؤرخہ ۱۸ جنوری ۱۹۵۹ء اتوار کے روز صبح ۱۰ بجے "دارالذکر" میں ایک اجتماعی وقار عمل منایا گیا۔ جس میں خدام، انصار اور اطفال نے شرکت کی۔ امیر جماعت احمدیہ لاہور چوہدری اسد اللہ خانصاحب نے بھی ازراہ شفقت حصہ لیا۔ "دارالذکر" کا سنگ بنیاد حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے رکھا تھا۔ اب اس کی تعمیر شروع کی گئی ہے بنیادوں کو کھودنے کے بعد مٹی کو دوسری جگہ لے جانے اور جگہ کو ہموار کرنے کے لئے یہ وقار عمل ۱۰ بجے صبح شروع کیا گیا۔ اور ایک بجے دوپہر ختم کر دیا گیا۔ تعلیم یافتہ اور خوش پوش خدام ذوق و شوق سے مٹی کھودتے اور ٹوکریاں اٹھاتے تھے۔

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور نے اس موقعہ پر خدام کی کارکردگی پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ لاہور

قائدین مجالس، قائدین اضلاع و علاقائی جائزہ لیں

رسالہ خالد خدام الاحمدیہ کا اپنا رسالہ ہے اور خدام الاحمدیہ کے لئے ایک خصوصیت رکھتا ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ ہو اور اس کو ہر خادم اور ہر مجلس تک اس کو پہنچا دیا جائے

جملہ قائدین مجالس اپنے اپنے حلقہ میں جائزہ لیں۔ اپنی مجلس کے نام بھی رسالہ جاری کروائیں۔ اور صاحب حیثیت احباب کے نام بھی رسالہ جاری کروائیں۔ اسی طرح قائدین اضلاع اور علاقائی بھی جائزہ لیں کہ آیا ان کی ہر ایک مجلس میں یہ رسالہ آتا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو فوراً رسالہ جاری کروائیں۔ اور اس رسالہ کی اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی کوشش کریں۔ خود بھی پڑھیں اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی اس کے پڑھنے کی تلقین کریں۔ اور اس بارہ میں اپنی مساعی سے دفتر کو بھی اطلاع دیتے رہا کریں۔

مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

درخواست جنازہ غائب

میری بہو مکرم نور عمر ۳۰ سال ۱/۵۸ ۱۹ کو رضائے الٰہی سے فوت ہو گئی ہیں اپنے چک میں اکیلا ہی احمدی ہوں اس لئے احباب سے درخواست ہے کہ جنازہ غائب ادا فرمائیں اور مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ حکیم منصف خاں چک ۱۶۵ الف ڈاکخانہ چک ۱۶۸ ۹-۷ تحصیل و ضلع منٹگمری

مقامی فنڈ کے حسابات

عہدہ داران مقامی جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قواعد کے مطابق جس طرح اس چندہ کا باقاعدہ حساب رکھنا ضروری ہے۔ جو مرکز میں ارسال کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح لوکل فنڈ جس میں گرانٹ بھی شامل ہے۔ اس کا بھی باقاعدہ حساب رکھنا ضروری ہے۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۵ ۴ شق ۷۔ رسالہ نظام بیت المال۔

انسپکٹران بیت المال کو چاہیئے۔ کہ وہ معائنہ کے وقت اس امر کی تسلی کر لیں کہ مقامی فنڈ کا باقاعدہ حساب رکھا جاتا ہے۔ مقامی آڈیٹر صاحبان کو اس فنڈ کے حسابات کی مکمل پڑتال کرنی چاہیئے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد بزرگوار ماسٹر محمد علی خاں صاحب اشرف جو صحابہ حضرت مسیح موعود میں سے ہیں۔ بعارضہ پرانا نزلہ کھانسی ضیق النفس بہت بیمار ہیں۔ جسمانی کمزوری انتہا حد ہو گئی ہے۔ کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے درخواست دعا ہے۔

(احمد علی خان امجد۔ پٹواری دفتر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ۔)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ نزلہ و سر درد کی وجہ سے دیر سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (رشید احمد انور از ربوہ)

۳۔ میں بیماری کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں

(خاکسار سیدہ اقبال بیگم از نارنگ منڈی)

۴۔ میرے بھائی جان محترم محمد اسماعیل صاحب فوق سٹیشن ماسٹر نارووال بیمار ہیں۔ احباب سے صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (عباسی سرگودھا)

۵۔ مکرم صفدر علی شاہ صاحب کا بچہ طلعت محمود ۹ روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

ملک رشید الدین انور نیاز نگر براستہ کووال ضلع منٹگمری)

۶۔ میرے کئی بچے فوت ہو چکے ہیں۔ اب ایک ہی لڑکا ہے۔ جو ٹائیفائڈ سے سخت بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (نذیر احمد از دہلی)

۷۔ مکرم منشی محی الدین صاحب آف سرگودھا ٹھیکیدار بھٹہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

۸۔ محترمہ جناب چوہدری عبد اللہ خاں صاحب نائب امیر جماعتہائے حلقہ زیدکا ضلع سیالکوٹ کی طبیعت چند روز سے علیل چلی آ رہی ہے۔ مکرم چوہدری صاحب موصوف سلسلہ حقہ احمدیہ سے والہانہ عقیدت و محبت رکھنے والے انسان ہیں۔ اور جماعتی کاموں میں خاص دلچسپی لیتے ہیں۔ میں بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب کی خدمت میں درخواست دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی)

۹۔ میری بھانجی صابرہ سلطانہ بنت ملک بشیر الحق صاحب آف لاہور۔ کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ میری اس بھانجی کے لئے دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ اسے صحت عطا کرے۔ (شمس الحق ربوہ)

۱۰۔ میرے والد محترم مکرم احمد دین صاحب جمیل ان دنوں بہت بیمار ہیں۔ اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد الہادی ناصر جامعہ احمدیہ ربوہ)

۱۱۔ خاکسار کے والد محترم جو قادیان میں درویش ہیں۔ چھت سے اچانک گرنے کی وجہ سے سخت چوٹیں آئی ہیں اور وہ امرتسر کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ بزرگان سلسلہ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔

(خاکسار مستری محمد احمد منور درویش فرنیچر ہاؤس ربوہ)

۱۲۔ بزرگوارم حکیم محمد زاہد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شورکوٹ عرصہ ایک ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(محمد ابراہیم خاں دفتر وکیل المال ربوہ)

نارتھ ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈرز

دستخط کنندہ ذیل کو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے نظر ثانی شدہ شڈیول آف ریٹ پر مبنی شرح فیصدی نرخ کے سربمہر ٹنڈرز ۵ فروری ۱۹۵۹ء کے دو بجے بعد دوپہر تک مقررہ فارموں پر مطلوب ہیں۔ یہ فارم اس دفتر سے ۵ فروری کے ایک بجے بعد دوپہر تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈرز اسی روز ۲ بجے بعد دوپہر سب کے سامنے کھولے جائیں گے

نوعیت کام	تخمینہ لاگت	زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	مدت تکمیل
گراؤنڈ "اے"			
(۱) ہیڈ کوارٹر آفس لاہور میں برآمدے کے فرش کی مرمت۔			
(۲) ہیڈ کوارٹر آفس لاہور کے باگلے ونگ کی نچلی منزل میں ایڈجسٹمنٹ و تبدیلی۔			
(۳) ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور میں میو روڈ کے پھاٹک سے لے کر ہائیگیٹ بلاک کے عقب میں واٹن بلاک تک سڑک کی مرمت۔			
(۴) مرمت ہیڈ کوارٹر آفس لاہور کی وائرلیس برانچ میں زائد سامان ذخیرہ کرنے کے لئے زائد عمارتی گنجائش کی تعمیر۔			
(۵) ہیڈ کوارٹر آفس لاہور میں موجودہ زیر زمین نالیوں کو بدل کر کارپوریشن کی نالیوں کیساتھ ملانا	۲۷۰۰۰/۰۰ روپے	۶۰۰/۰۰ روپے	۳ تین ماہ
(۶) ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور میں بکنگ آفس کی توسیع۔			
(۷) ڈی۔ ایس۔ آفس لاہور کے احاطہ میں عارضی گودام کی تعمیر۔			
(۸) آئی۔ او۔ ڈبلیو/۲ لاہور کے زیر انتظام سیلاب کی روک تھام کے سامان کے لئے ڈائمنڈ گودام کی تعمیر۔			
(۹) ڈپٹی سی۔ ای۔ او۔ ٹی۔ اے۔ برانچ لاہور کے دفتر میں فرشوں کی خصوصی مرمت۔			
(۱۰) کیرٹن ہاسپٹل لاہور میں احاطہ کی دیوار کو اونچا کرنے کے علاوہ زنانہ مریضوں کو بیرونی بلاک میں Mozaic Dado کی فراہمی			

جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے ٹھیکیداروں کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں۔ انہیں چاہئے کہ وہ ۵ فروری سے قبل ضروری کاغذات یعنی مالی پوزیشن اور تجربہ کے متعلق سرٹیفکیٹس وغیرہ ہمراہ لاکر اپنے نام درج کرالیں۔

تفصیلی شرائط اور دیگر کوائف شیڈول آف ریٹس اور تخمینے وغیرہ دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں ایام کار میں سے کسی روز بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کا یا اور کوئی ٹنڈر ضرور منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا۔ یہ بات خود ٹھیکیداروں کے مفاد میں ہے کہ وہ زرضمانت ۵ فروری سے قبل ہی ڈویژنل پے ماسٹر کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو چاہئے شرح فیصد نرخ مکمل ہندسوں میں ظاہر کریں۔ ایسے ریٹ جو کسور پر مشتمل ہوں مسترد کئے جا سکتے ہیں۔

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر۔ لاہور

تمام فاضل چاول کی سرکاری خرید

لاہور ۲۹ جنوری مرکزی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ مغربی پاکستان میں تمام فاضل چاول کو سرکاری حساب میں خرید لیا جائیگا۔ اس سلسلے میں صوبائی حکومت کو ضروری ہدایات جاری کر دی گئی ہیں اور چاول کی پوزیشن کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ یہ فیصلہ اس غرض سے کیا گیا ہے کہ مشرقی پاکستان میں چاول کی مانگ کو ممکن حد تک پورا کیا جا سکے۔ اور زرمبادلہ کو بچایا جائے جو اس کی درآمد پر خرچ کرنا پڑتا ہے

امریکہ فروری میں سورج تک راکٹ پھینکے گا!

خلائی انسان سفر کے لئے تیار ہو رہا ہے

واشنگٹن ۲۹ جنوری۔ باختیار ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ امریکہ چھبیس فروری سے شروع ہونے والے ہفتے کے دوران ایک "جونو" راکٹ خلا میں پھینکے گا۔ جو چاند کے قریب سے گذر کر روسی راکٹ کی طرح سورج کے مدار میں داخل ہو جائے گا۔ راکٹ پھینکنے کے متعلق قطعی فیصلہ بیس فروری کے لگ بھگ کیا جائے گا ——— ایک سرکاری اعلان کے مطابق امریکی فضائیہ نے کل رات ایک "اٹلس" راکٹ کا بھی کامیاب تجربہ کیا۔ یہ راکٹ "بین براعظم" قسم کا ہے اور اسے بحرالکاہل میں چار ہزار میل دور ایک نشانہ کی طرف پھینکا گیا تھا۔ یاد رہے کہ اسی قسم کا ایک راکٹ حال ہی میں خلا میں پھینکا گیا تھا۔

امریکہ فضائیہ نے کل دو طیارہ شکن یو مارک راکٹ بھی پھینکے۔ یہ راکٹ دو ایسے طیاروں کی طرف پھینکے گئے جو بحرالکاہل پر پائلٹ کے بغیر پرواز کر رہے تھے۔ ایک راکٹ صحیح نشانے پر جا لگا۔ دوسرے کے متعلق رات گئے تک اطلاع موصول نہیں ہوئی تھی۔

خلائی انسان

دریں اثناء "سٹار" نے اطلاع دی ہے کہ امریکی فضائیہ کا سینتیس سالہ پائلٹ سکاٹ کراس فیلڈ خلا میں اپنے مجوزہ سفر کی تیاری کر رہا ہے۔ وہ خلا کا سفر کرنے والا پہلا انسان ہوگا۔ اور زمین سے تقریباً ایک سو میل کی بلندی تک پہنچے گا۔

کراس فیلڈ کے سفر کے انتظامات خفیہ رکھے گئے ہیں۔ لیکن توقع ہے۔ کہ وہ مارچ میں ایک عام طیارے کے ذریعے اپنے اس تاریخی سفر پر روانہ ہوگا۔ اور سطح زمین سے پچیس ہزار فٹ کی بلندی پر پہنچ کر راکٹ نما تجرباتی طیارے میں داخل ہو جائے گا۔ اس مرحلہ پر وہ راکٹ کے انجن سٹارٹ کرے گا جو اسے چار ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے خلا میں لے جائیں گے۔ تھوڑی ہی دیر بعد کراس فیلڈ راکٹ کو واپس لانے کی کارروائی کرے گا۔ اگر تمام نتائج توقع کے مطابق رہے۔ تو اس سفر پر بیس منٹ صرف ہونگے

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس سفر میں کراس فیلڈ کو نقطہ انجماد سے ستر درجہ کم ٹھنڈک اور اس کے بعد بھٹی کی سی شدید گرمی برداشت ہوگی۔ لیکن وہ اپنے صحیح سلامت رہنے کے متعلق خاصہ پر امید ہیں۔

لاہور میں اردو کانفرنس کا انعقاد

لاہور ۲۹ جنوری۔ آئندہ ۲۲ فروری سے لاہور میں دو روزہ اردو کانفرنس ہو رہی ہے کانفرنس میں اردو کو سرکاری زبان اور مغربی پ

"دنیا کے سب سے بڑے قاتل" کو سزا

ہوانا ۲۹ جنوری۔ کیوبا کے سابق صدر بتستا کی فوج کے ایک افسر کیپٹن پیڈرو مورجن کو ایک فوجی عدالت نے موت کی سزا سنائی ہے اور اس پر انقلابی فوجوں سے لڑائی کے دوران قتل۔ چوری اور غارتگری کا الزام لگایا گیا ہے۔

کیپٹن پیڈرو کے مقدمے میں انقلابی فوج کے ایک کمانڈر سین فوگوس کو بطور گواہ پیش کیا گیا تھا۔ اس نے کیپٹن پیڈرو کو دنیا کا سب سے بڑا قاتل قرار دیتے ہوئے یہ کہا تھا کہ اگر اسے گولی ماری گئی۔ تو میں خودکشی کر لونگا۔

سرحد پر فائرنگ کی بندش کا سمجھوتہ

نئی دہلی ۲۹ جنوری اطلاع ملی ہے کہ مشرقی پاکستان اور بھارت کی سرحد پر کرونی گورا اور بھولا ابلیٹا کے علاقہ میں دونوں جانب سے لڑائی بند کرنے کا سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ جس پر کل صبح سے عمل شروع ہو گیا ہے۔ اس سمجھوتے پر سلہٹ اور خاسی جنتیا کے ڈپٹی کمشنروں نے دستخط کئے۔ دو ماہ کے عرصے میں لڑائی کی بندش کا یہ تیسرا سمجھوتہ ہے۔

اطلاع ملی ہے کہ پچھلے ہفتے اس علاقے میں کھڑی فصلوں کی تباہی اور فائرنگ کے متعدد واقعات ہوتے رہے ہیں کہا جاتا ہے کہ بھارتی حکومت نے تباہ شدہ بھارتی فصلوں کا معاوضہ پاکستان سے طلب کیا ہے

ڈیوک ایڈنبرا کا دورہ بھارت

نئی دہلی ۲۹ جنوری ڈیوک آف ایڈنبرا کل بھارت کے اندرونی علاقوں کے دورہ پر روانہ ہو گئے وہ احمد آباد کو بمبئی۔ اورنگ آباد۔ مدراس اور مہابلی پورم جائیں گے جہاں ہندوؤں کا ایک بہت بڑا مندر ہے اس کے بعد وہ بنگلور اور جمشید پور بھی جائیں گے۔ شہزادہ فلپ ۴ فروری کو پاکستان کے دورہ پر ڈھاکہ پہنچیں گے

ہ پاکستان میں ذریعہ تعلیم کی حیثیت سے ترقی دینے کے ذرائع پر غور کیا جائے گا۔

آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے کھلاڑیوں سے

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا افتتاحی خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح آپ زندگی کے میدان میں بھی آگے نکلنے اور کامیابی سے ہمکنار ہونے کے لئے سر توڑ جدوجہد کریں۔ اور قوم و ملک کے لئے اپنی خدمات کے ذریعے ثابت کر دکھائیں کہ آپ کھیل کے میدان کے ہی نہیں بلکہ زندگی کے میدان کے بھی شہسوار ہیں تا آپ کا نام آپ کے کارناموں کی وجہ سے قیامت تک روشن رہے۔

باسکٹ بال کی ایک خصوصیت

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے مزید فرمایا۔ پھر میرے نزدیک کھیلوں میں سے باسکٹ بال کے کھیل کو ایک خصوصیت حاصل ہے اور وہ یہ کہ کھیل کے دوران اس میں متبادل کھلاڑیوں کو شامل کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ یہ خصوصیت اس حقیقت کی نشاندہی کرتی ہے کہ دنیا کی کوئی چیز اور کوئی ذات ایسی نہیں کہ جس کے بغیر گذارہ نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ نے ہر چیز کا بدل پیدا کیا ہے۔ صرف اور صرف ایک ہی ہستی ہے جس کا کوئی بدل اور قائمقام نہیں اور جو ہمیشہ ہمیشہ قائم رہنے والی ہے اور وہ ہے خدا کی ذات۔ باقی سب فانی ہیں آج ہیں تو کل نہیں ان کا بدل اور قائمقام دنیا میں ہو سکتا ہے۔ کھیلوں میں سے یہ سبق ہمیں صرف باسکٹ بال کے کھیل سے ہی ملتا ہے۔

افتتاح کا اعلان

آپ نے فرمایا ان الفاظ کے ساتھ میں تمام کھلاڑیوں کو جو پاکستان کے مختلف شہروں سے یہاں آکر جمع ہوئے ہیں خوش آمدید کہتے ہوئے ٹورنامنٹ کے افتتاح کا اعلان کرتا ہوں۔

ابھی چونکہ ہمارے ملک میں کھیلوں کا رواج عام نہیں ہے۔ اور انہیں مقبول بنانے کی بہت زیادہ ضرورت ہے اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ بڑے بڑے شہروں کے نامور کھلاڑی اور ان کی مشہور ٹیمیں گاہے گاہے ملک کے ایسے حصوں میں جہاں ابھی کھیلوں کا زیادہ چرچہ نہیں جمع ہوں اور اپنے اعلےٰ کھیل کا مظاہرہ کر کے کھیلوں کو ملک کے ہر حصے اور کونے میں مقبول بنائیں۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں یہ ٹورنامنٹ اپنے اندر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔

پہلے میچ کا آغاز

آپ کے اس افتتاحی خطاب کے بعد ٹورنامنٹ کے پہلے میچ (جو وائی ایم سی۔ اے لاہور اور بمبئی سپورٹس کلب کراچی کے درمیان مقرر تھا) کے مشہور و معروف ریفری مسٹر ویلس نے وسل دی اور فوراً ہی دونوں ٹیمیں میدان میں اتر آئیں۔ ریفری نے پہلے صاحبزادہ صاحب موصوف سے دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں کا تعارف کرایا۔ جس کے بعد دوسری وسل بجنے کے ساتھ ہی میچ شروع ہو گیا۔ اور اس طرح ربوہ میں پہلے آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا آغاز ہوا۔ جو اس علاقے میں اپنی نوعیت کا واحد ٹورنامنٹ ہے۔

ربوہ میں آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا پہلا روز

(بقیہ صفحہ اوّل)

جو دو میچ ہونے تھے وہ نہیں ہو سکے۔ اور ان دونوں ٹیموں کو Walk over کے قانون کے تحت ان میچوں میں ونر قرار دیدیا گیا۔

ان سب میچوں میں تمام ٹیموں اور بالخصوص پنجاب اور پاکستان کے منتخب کھلاڑیوں کی طرف سے نہایت اعلیٰ کھیل کا مظاہرہ کیا گیا۔ اہل ربوہ نے جو بھاری تعداد میں میچ دیکھنے آئے ہوئے تھے تمام وقت موجود رہ کر خوب حظ اٹھایا۔ اور داد دیکر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی۔

وائی ایم سی اے کے شریف دانا۔ بمبئی سپورٹس کے محمد خان۔ پولیس کے مسٹر چین۔ ٹی آئی کلب کے نصیر احمد خان۔ این ڈبلیو آر کے انور وکٹر اور محمد اسلم فرینڈز سرگودھا کے محمد اکرام۔ ایگریکلچر کالج کے شمس الدین اور گورنمنٹ کالج لائلپور کے مسٹر افتخار کا کھیل بہت پسند کیا گیا۔ سب سے زیادہ سکور بمبئی سپورٹس کراچی کے محمد خان کا رہا۔ انہوں نے ۲۷ پوائنٹس سکور کئے۔ آپ پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ ٹیم کے منتخب کھلاڑیوں میں سے ہیں۔

اس ٹورنامنٹ میں پاکستان ٹیم اور پنجاب ٹیم کے تیرہ کے قریب منتخب اور نامور کھلاڑی حصہ لے رہے ہیں۔ نیز پنجاب باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری مسٹر مبارک علی خان بھی اس سلسلہ میں یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں آپ پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن کے بھی ایسوسی ایٹ سیکرٹری ہیں۔

باقی دو روز کا پروگرام حسب ذیل ہے

۳۰ جنوری ۱۹۵۹ء

۹ بجے صبح :- برادرز کلب لاہور اور وائی ایم سی اے لاہور۔

۱۰ بجے صبح :- بمبئی سپورٹس کراچی اور لائلپور کلب

۱۱ " " :- پولیس اور فرینڈز کلب سرگودھا

۲ بجے بعد دوپہر :- گورنمنٹ کالج لائلپور اور ٹی آئی کالج ربوہ

۳ بجے سہ پہر :- برادرز کلب لاہور اور بمبئی سپورٹس کراچی۔

۴ بجے سہ پہر :- پولیس اور ریلویز

۳۱ جنوری ۱۹۵۹ء

۹ بجے صبح :- ٹی آئی کلب اور ریلویز

ایک بجے بعد دوپہر :- ٹی آئی کلب ربوہ اور فرینڈز کلب سرگودھا

فائینل مقابلے

۲ بجے بعد دوپہر :- زراعتی کالج لائلپور اور ٹی آئی کالج ربوہ

۳ بجے سہ پہر :- ونرز "اے" لیگ اور ونرز "بی" لیگ کے مابین۔

دیہی اراضی کے چودہ لاکھ بیس ہزار ایکڑ مستقل مالکانہ حقوق

وزیر بحالیات لیفٹیننٹ جنرل اعظم خاں نے احکام جاری کر دیئے

لاہور ۳۰ جنوری۔ وزیر بحالیات لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے کل سابق پنجاب کے علاقہ میں دیہی اراضی کے چودہ لاکھ بیس ہزار ایکڑ زمینوں پر مستقل مالکانہ حقوق دینے کے احکام جاری کر دیئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سال مارچ کے آخر تک تقریباً ساٹھ لاکھ ایکڑ زمین مستقل بنیادوں پر تقسیم ہو جائے گی۔ اور سابق پنجاب کے دیہات میں مہاجرین کو اپنی آبادکاری کے متعلق غیر یقینی کے تلخ احساس سے نجات حاصل ہو جائے گی۔

لیفٹیننٹ جنرل اعظم خاں نے یہ اقدام اپنی اس خواہش کے پیش نظر کیا ہے کہ چھوٹے کاشتکاروں کا طبقہ پورے انہماک اور جوش و خروش کے ساتھ زیادہ اناج پیدا کرنے کی مہم کو کامیاب بنائے۔ وزیر بحالیات نے متذکرہ احکام اعلیٰ سطح کی ایک بحالیاتی کانفرنس میں جاری کئے۔

راولپنڈی کے قریب فضائیہ کا طیارہ تباہ ہو گیا

پاکستان ایئر فورس کے پانچ افسر اور دو امریکی ہوا باز ہلاک

راولپنڈی ۳۰ جنوری کل یہاں پاکستان ایئر فورس کا ایک فریٹر ہوائی جہاز جو چک لالہ سے سرگودھا کو روانہ ہوا ہی تھا۔ راولپنڈی چھاؤنی کے حدود سے متصل دھمیال کیمپ کے قریبی ٹیلوں میں گر کر تباہ ہو گیا۔ طیارہ میں سوار ساتوں افراد جن میں پانچ پاکستان ایئر فورس کے افسر اور دو امریکی ہوا باز تھے ہلاک ہو گئے۔

معلوم ہوا ہے کہ یہ طیارہ چک لالہ کے ہوائی اڈہ سے روانہ ہوا تھا کہ اس میں آگ لگ گئی اور یک دم ہی یہ طیارہ دھمیال کے ٹیلوں میں گر کر بالکل تباہ ہو گیا۔ اس طیارہ کو فلائٹ افسر صفدر حسین چلا رہے تھے۔ جہاز گرنے کے تھوڑی ہی دیر بعد ایک اور جہاز مقام حادثہ کی تلاش میں نکلا تو پتہ چلا کہ اس حادثہ میں کوئی شخص زندہ نہیں بچا اور طیارہ میں سوار ساتوں افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ اس حادثہ میں ایئر فورس کے جو پانچ افسر جاں بحق ہوئے ہیں ان میں فلائنگ افسر صفدر حسین کے علاوہ فلائٹ سارجنٹ محمد رفیق سکویڈرن لیڈر طور سکویڈرن لیڈر کاسالسکی اور فلائٹ لیفٹیننٹ ہری شامل ہیں۔ علاوہ ازیں جو امریکی ہوا باز ہلاک ہوئے ہیں وہ کراچی کے امریکی سفارت خانے کے امریکی امدادی گروپ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان تمام لاشوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے

صداقت احمدیت کے متعلق
تمام جہاں کو چیلنج
معہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے انعامات
بزبان اردو و انگریزی
کارڈ آنے پر مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن